37995-اس کی چھوٹی بچی نے طواف کے دو چکر لگائے اور بیماری کی وجہ سے عمرہ مکمل نہ کر سکی

سوال

میں مملکت سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کا رہائشی ہوں اور رمضان المبارک میں میں بیوی اور اپنے تین بچوں سمیت عمرہ کی ادائیگی کے لیے گیا اور میری دس برس کی بچی نے بیمار ہونے کے باوجود احرام باندھا اور عمرہ کی نیت بھی کر لی لیکن شرط نہیں لگائی، اس نے طواف کے دو چکر لگائے اور اپنا عمرہ مکمل نہ کر سکی، اور ہم ریاض واپس چلے آئے، تو کیا اس طرح میرے اوپر کچھ لازم آتا ہے اور مجھے کیا کرنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اگر تو آپ کی بیٹی احرام ختم کرتے وقت بالغ ہو چکی تھی تو اس حالت میں جمہور علماء کرام کے ہاں اس پر فدیہ لازم آتا ہے-اور فدیہ یہ ہے کہ ایک بکرا مکہ میں ذبح کر کے حرم مکہ کے فقراء میں تقسیم کیا جائے-اور ہر وہ شخص جو بیماری یا دشمن وغیرہ کی وجہ سے روک دیا جائے اور وہ اپنا عمرہ یا حج پورا نہ کر سکے اور اس نے شرط بھی نہ لگائی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔

اگر مسلمان شخص کو کسی قسم کا خدشہ ہو اور اسے کوئی مجبوری لاحق ہونے کا خدشہ ہو مثلا بیماری یا خوف وغیرہ جس کی بنا پر وہ اپنا عمرہ یا حج پورا نہ کر سکے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام باندھتے وقت شرط لگاتے ہوئے احرام باندھنے کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے:

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگر مجھے کسی روکنے والے نے روک دیا تو جہاں مجھے تو روکے گا وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی۔

اس شرط یا دعا کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر اسے کوئی چیز لاحق ہو جاتی ہے تو بغیر کسی فدیہ کی ادائیگی کے وہ احرام کھول سکتا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا:

جب کوئی شخص حج کا عمرہ کا تلبیہ کہتا ہوا میقات سے آگے گزر جائے اور اس نے شرط بھی نہ لگائی ہو اور اسے کوئی عارضہ لاحق ہو جائے مثلا بیماری وغیرہ اور اسے حج یا عمرہ مکمل نہ کرنے دے تو اسے کیا کرنا لازم ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

یہ محصر شمار ہوگا اور اگر اس نے شرط نہ لگائی ہو اور کوئی ایسا حادثہ ہو جائے تو اسے تکمیل کرنے سے روک دے تو اگر اس کے لیے صبر کرنا ممکن ہو شائد کہ اس حادثے کا اثر زائل ہو جائے اور مانع ختم ہو اور پھر مکمل کر لے اسے صبر کرنا چاہیے، اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ تو وہ صحیح قول کے مطابق محصر ہی ہے اور اللہ تعالی نے محصر کے بارہ میں فرمایا ہے:

{ہاں اگر تم روک لیے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اسے ذبح کر ڈالو}.البقرة (196)۔

اور صحیح یہی ہے کہ احصار یعنی روکنا دشمنی کی وجہ سے بھی ہوتا اور دشمن کے علاوہ کسی اور سبب سے بھی ہو سکتا ہے، لھذا وہ قربانی ذبح کر کے اپنا سر منڈوائے گا یا پھر بال چھوٹے کروائے اور احرام کھول کر حلال ہو جائے، محصر یعنی جسے روک دیا جائے اس کا یہی حکم ہے۔

یعنی وہ جس جگہ اسے روک دیا گیا ہے وہ اسی جگہ پر قربانی ذبح کر دے چاہے وہ حرم میں ہو یا حرم سے باہر وہ وہیں کے فقراء میں گوشت تقسیم کر دے اگرچہ وہ حرم کے باہر ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن اگر اسے فقراء یسر نہ آئیں تو حرم میں لے جا کر وہاں کے فقراء میں گوشت تقسیم کیا جائے گا یا پھر اس کے ارد گرد دوسری بستیوں کے فقراء میں گوشت تقسیم کرنے کے بعد اپنا سر منڈوائے یا بال چھوٹے کروا کر حلال ہوجائے، اور اگر وہ قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر دس روزے رکھے اور پھر سر منڈاوئے یا بال چھوٹے کروا کر حلال ہوجائے۔

دیکھیں : تحفۃ الاخوان باجوبۃ مھمۃ تتعلق بارکان الاسلام۔

اور اگر وہ بچی بالغ نہیں ہوئی تھی تو بعض اہل علم نے یہ اختیار کیا ہے کہ: نہ تو آپ پر اور نہ ہی اس پر کچھ لازم آتا ہے، اور وہ بچے کے احرام کو پورا کرنے کی عدم تکمیل کی طرف گئے ہیں، وہ اس لیے کہ بچہ اہل التزام میں سے نہیں اور اس لیے بھی کہ وہ سب لوگوں کے لیے نرمی اور شفقت کا باعث ہے، جبکہ یہ ہوسکتا ہے کہ بچے کا ولی یہ خیال کرتا ہو کہ اس کا احرام باندھنا آسان سا کام ہے لیکن بعد میں اسے یہ علم ہو کہ معاملہ تو اس کے خلاف ہے۔

احناف، اور ابن حزم کا قول یہی ہے، اور متاخرین میں سے شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے۔

واللہ اعلم.